As Spiritual Mediator, Francis Moves His Geopolitical Agenda Forward

byRichard Bennett and Robert Nicholson

کیوں کہ اگر ہم جسم میں چلتے ہیں تو ہم جسم کے طور پر لڑتے بھی ہیں۔ اِس لئے کہ ہماری لڑائی کے ہتھیار جسمانی ہیں۔ بلکہ ہم خدا کی طرف سے قادر ہیں کہ قلعوں کو ڈھا دیں۔ ہم تصوروں کو ڈھا دیتے ہیں۔ بلکہ اِک بھلائی کو جو خدا کی پہچان ہیں۔ اِس لئے کہ ہماری لڑائی کے ہتھیار جسمانی ہیں۔ بلکہ خدا کی طرف سے قادر ہیں۔ تو ہم ہر ایک دشمن کو قید کر کے مسیح کے تابع بنا دیتے ہیں۔ ہم تیار ہیں کہ جب آپ کی فرمانبرداری پوری ہو تو ہم ہر طرح کی فرمانبرداری کا بدلہ لیں۔

نمبر 3۔حق تصنیف 20003 جان ڈبلیو روبنز پوسٹ آفس بکس نمبر 68 یونیکوئی

ٹینیسی 37692۔جنوری فروری 1983

ای میل: tjtriniyfound@oal.com

ویب سائٹ: www.trinityfoundation.com

ٹیلی فون: 4237430199۔فیکس۔ 4237432005

روحانی ثالث کے طور پر، فرانسیس مووز اپنا ارضی سیاسی ایجنڈا پیش کرتا ہے

منجانب رچرڈ بینٹ اور رابرٹ نیکلسن

آج دُنیا کی سیاسی صورتِ حال بہت زیادہ ناپائیدار ہے۔ روس کا پیوٹن یوکرائن سے کریمیا کو لے چکا ہے۔ مشرقِ وسطیٰ کا بقیہ لڑائی میں مصروف ہے۔ واضح طور پر، طاقت کے توازن کا عالمگیر طور پر منتقل ہونا اور یو این کی اہمیت پوپ فرانسیس کے لیے موقع پیدا کر چکی ہے کہ وہ اپنے ارض کے سیاسی ایجنڈے کو وسعت دے۔ تاہم، امن قائم کرنے والے کے بھیس میں، فرانسیس پوپ پال کی پچاسویں برسی کے موقع کو استعمال کرنے کے قابل تھا جب اُس نے بہت سے درجات میں پاپائی حکومت کے لیے 1964 میں اسرائیل کے دورے پر اپنے نئی دل شکنی کو بیان کیا تھا۔ یہ اس عنوان کے تحت ہے کہ پوپ فرانسیس کا مئی 2014 میں دورہ اسرائیل اور فلسطین، اور روم میں 8 جون کو ہونے والی دعائیہ میٹنگ، کو لازماً خیال میں رکھا گیا۔

اس کی بنیاد پر جس پر فرانسس نے اپنا مشن پیش کیا وہ خراب تھا۔ یہ اُس کی گواہی بنا جب فرانسیس کی زمانہ شناس خطابت جانی پہچانی حقیقتوں کے ساتھ مساوی نہ ہوا۔ مثال کے طور پر، شمن پریس جو اسرائیل کا صدر تھا اُس کے لیے اپنے خیر مقدم میں اُس نے بیان کیا ”سلامتی قائم کرنا ہر انسانی مخلوق کی آزادی اور عظمت کے لیے احترام کا تقاضا کرتا ہے۔۔۔۔“ مزید اُس نے کہا کہ یہودی، مسیحی اور مسلمان یہ سب ایمان رکھتے ہیں کہ ہر شخص خدا کی طرف سے پیدا ہوا اور اُس کی منزل ابدی زندگی ہے۔ فوراً ہی اُس نے جھوٹ کے ساتھ شمار کیا جب اُس نے کہا، ”یہ بانٹا گیا احساسِ جُرم ہمیں ہر حسد اور جھگڑے کے لیے پُر امن حل کا تعاقب کرنے کے قابل بناتا ہے۔“ ہر کوئی جانتا ہے کہ اُس کی نام نہاد ”بانٹا گیا احساسِ جُرم“ کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس کی بجائے اپنے بیان میں، فرانسیس نے خاموشی سے اِس حقیقت پر بے جا تاویل کی کہ مسلمان سب یہودیوں اور یہودی ریاست کو مارنے کی قسم کھا چکے ہیں۔ نا ہی رومن کیتھولک نظام ہر حسد کے لیے پُر امن حال کا تعاقب کرتے ہیں۔ بلکہ پاپائی نظام فہم کی اطاعت کا تقاضا کرتا ہے اور پوپ کے بے خطا ہونے کا دعویٰ کرے گا۔

سرکاری وٹیکن نیٹ ورک، 26 مئی 2014،

http://www.news. va/en/news/meeting-with-the-president-of-the-state-of-israel.

سرکاری وٹیکن نیٹ ورک 26 مئی 2014،

http://www.news. va/en/news/meeting-with-the-president-of-the-state-of-israel.

مندرجہ ذیل قانونی الفاظ کے لیے مقررہ تقاضا دیا گیا: ''اعلیٰ اسقف اعظم، اپنے رُتبہ کے وصف میں، بے خطا تبلیغی اختیار میں، ایک بڑے پاسٹر کے طور پر اور اُستاد کے طور پر وفادار ہوتے ہوئے، وہ فیصلہ کن حقیقت کے ساتھ اعلان کرتا ہے کہ ایمان یا اخلاقیات کی تعلیم اس طرح رونما ہوگی۔'' مزید براں، یہ نظام اس کے بیان کردہ کی نافرمانی کے لیے سزا کا اعلان کرتا ہے۔ ''کلیسیا جبلتی اور مناسب حق رکھتی ہے کہ وہ مسیحیوں کو تعزیتی پابندیوں کے ذریعہ مجبور کرے۔'' یہاں سلامتی کے الفاظ اور اس کے اپنے طرز اور اس کی اداکاری کے درمیان عدم مطابقت کا امتیاز پایا جاتا ہے۔ نتیجے کے طور پر، یہ خوش نما ہے کہ پاپائے اعظم کا امان، بیت الحم اور اسرائیل میں آنے کا مقصد اچھائی کی خاطر سادہ طرح ارضی سیاست کے امن سے بڑھ کر تھا۔

امن کے لیے عذر

ابتدا پر، فرانسیس کا اسرائیل کا وزٹ دُنیا کو ''امن'' کے لیے عذر کرنے کے بھیس کے تحت اس طرف توجہ مبذول کراتا تھا۔ رومی میڈیا تماشا گاہ سے تماشا گاہ واقعیات کی نشریات پیش کرتا ہے۔ مثال کے طور پر، یہ بیان کیا گیا تھا کہ، اتوار کے روز اسرائی پہنچنے پر، پوپ فرانسیس نے پاک سرزمین میں سلامتی کے لیے اپنے بُلاوے کو دہرایا، یہ کہتے ہوئے کہ یروشلیم درحقیقت ''سلامتی کا شہر'' بنتا ہے، جیسا کہ اس کے نام کا معنی ہے۔

پاک باپ نے سلامتی کی ضرورت پر بات کی، نا صرف اسرائیل کے لیے، بلکہ سارے ریجن کے لیے۔'' پاپائے اعظم نے ایسا کہنا جاری رکھا کہ، '' تمام مرد اور عورتیں کے لیے نیک نیتی کے ساتھ، ان پیچیدہ معاملات کے لیے میں اُن سب سے جو ذمہ داری کو سنبھالے ہوئے ہیں منت کرتا ہوں کہ وہ ان کے مساوی حل کے لیے تحقیق میں کوئی پتھر پر پتھر باقی نہ چھوڑیں، تا کہ اسرائیلی اور فلسطینی سلامتی کے ساتھ زندگی بسر کرسکیں۔''

کیتھولک چرچ کی مسیحی تعلیم، پیراگراف 891۔

کوڈ آف کینن لاء، لاطینی، انگریزی ایڈیشن (کینن لاء سوسائٹی آف امریکہ، 1983)، کینن، 1311۔

''تل آوائی میں اسرائیلی اختیار والوں کے لیے پوپ کا خطاب،'' 25 مئی 2014۔

http://www.zenit.org/en/articles/pope-s-address-to-israeli-authorities-on-arrival-in-tel-aviv.

بار بار، فرانسیس نے سلامتی کے تصور کی نشاندہی کی، اگرچہ اُس کی آراء سے یہاں اس کی سمجھ نہیں ہوسکتی کہ کیسے حقیقی سلامتی کو انجام دیا گیا۔ یہ کہ سب سے پہلے، سچا اور قائم رکھنے والا امن و سلامتی خدا کے ساتھ اُس کے بیٹے، یسوع مسیح کے وسیلہ سلامتی ہے۔ یہ ساری سچائی فرانسیس کے مسیحی پیغام کا حصہ نہیں تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ، فرانسیس نے، یہودی ربی، روہنووز کے لیے ''یروشلیم کے خوابوں کی بات کی۔ تاہم، ربی نے پوپ کو خوش آمدید کہا، ''یروشلیم جہاں آپ پہنچے ہیں، پوپ کا احترام کرتا ہے، یہ نا صرف زمینی یروشلیم ہے۔ یہ خوابوں کا یروشلیم بھی ہے۔'' یہودی لوگوں کے اُمید یروشلیم کے لیے باہمی سلامتی کے پروگرام کے قائم کرنے پر انحصار نہیں کرتا بلکہ اس پہچان کے ساتھ کہ یسوع مسیح خداوند اُن کا نجات دہندہ اور بادشاہ ہے۔ مسیح اکیلا ہی وہ ایک

ہے جس نے ہر ایمان رکھنے والے گناہگار، یہودی اور غیر قوم کی خاطر خدا کے ساتھ سلامتی کو ممکن بنایا۔ (دیکھیے افسیوں 2: 11۔ 22، اس کا موازنہ رومیوں 11: 25، 26 کے ساتھ کیجیے)۔

باہمی قبولیت کو فروغ دینے کے لیے فرانسس کی اسلام کے بڑے مفتی کے ساتھ ملاقات۔

وٹیکن نیوز سروسز نے ترتیب اور فرانسیس کے الفاظ کی اطلاع دی:

یروشلیم کے بڑے مفتی محمد حسین کے ساتھ سوموار کی صبح ملاقات میں، پوپ فرانسیس نے برادرانہ ڈائیلاگ کیا اور مسلمانوں اور مسیحیوں کے درمیان تبادلہ خیال کیا، جس میں اُس نے کہا، ''اپنے سامنے مشترکہ مسائل کا سامنا کرنے کے لیے نئی طاقت کی پیش کش کیجیے۔''

''آپ کی سربلندی ہو، محترم مسلمان وفادار، عزیز دوستوں،

میں اس مقدس مقام پر آپ کے ساتھ ملاقات کے اس موقع کے لیے بہت شکرگزار ہوں۔ میں خوش اخلاق دعوت نامے کے لیے جو آپ نے میری طرف بڑھایا اُس کے لیے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں، خاص طور پر، میں بڑے مفتی اور سپریم مسلم کونسل کے صدر کا شکریہ کرنے کا خواہشمند ہوں۔۔۔ اس لمحے میرے دماغ میں ابراہام آتا ہے، جس نے زائرین کے طور پر ان مقامات میں زندگی بسر کی۔ مسلمان، مسیحی اور یہودی اُس میں ایمان کے باپ کو اور تقلید کو دیکھتے ہیں۔۔۔ اپنے اس زمینی خانہ بدوشی میں ہم اکیلے نہیں ہیں۔ ہم وفاداری کے ساتھ رستوں پر سے گزرتے ہیں، جس وقت ہم اُن کے ساتھ سڑک کے پھیلاؤ کو بانٹتے ہیں اور دیگر اوقات میں ہم اُن کے ساتھ آرام کرتے ہیں جو ہمیں تازہ دم کرتا ہے۔

''تل آوائی پر آمد پر پوپ کا اسرائیلی اختیار والوں کے لیے خطاب،'' 25 مئی 2014،

http://www.zenit.org/en/articles/pope-s-address-to-israeli-authorities-on-arrival-in-tel-aviv.

''آری یاشر، پوپ فرانسیس میں اسرائیل کی سیاحت کے لیے جاتا ہوں۔ فلسطین کی ریاست پر نزاع، ریمارکس،'' 28 مئی 2014،

http://jewishvoiceny.com/index.php?option=com_content&view=article&id=7522:pope-francis-makes-historic-trip-to-israel-stirs-controversy-over-state-of-palestine-remark&catid=107:israel&Itemid=290

ایسی ہی ہماری ملاقات آج ہے۔ عزیز بھائیوں، عزیز دوستوں، اس مقدس مقام سے میں دل سے سب لوگوں سے یہ التجا کرتا ہوں اور اُن تمام کمیونٹیز سے جو ابراہام کو دیکھتے ہیں: کہ ہم ایک دوسرے کا احترام اور ایک دوسرے سے محبت رکھیں! تاکہ ہم دوسروں کی تکلیفوں کو سمجھ سکیں! تاکہ کوئی بھی تشدد کے ساتھ خدا کے نام کو بُرا نہ کہے! کہ ہم سلامتی اور انصاف کے ساتھ اکٹھے کام کریں! سلام!

تاہم، پوپ فرانسیس نے پاپائی چوپان اور اسلام کے درمیان ناقابل احترام مصالحت کو پیدا کرنے کی کوشش کی۔ پاپائے اعظم کا محرک اسلام اور اس کے لوگوں کو ''بہن بھائیوں'' کے طور پر مذہبی زندگی اور ایمان کو بین الاقوامی کمیونٹی کے ساتھ گلے لگانا تھا۔ ایسی مصالحت بائبلی طور پر ممکن نہیں ہے۔ مسیحی ایک خدا پر ایمان رکھتے ہیں، جس میں ایک خدا ہے، جس میں تین اشخاص وجود رکھتے ہیں۔ اسلام اس بائبلی سچائی سے انکار کرتا ہے۔ قرآن بیان کرتا ہے کہ، ''یقیناً اُنہوں نے یقین نہ کیا جو کہتے ہیں: یقیناً اللہ ان تینوں میں تیسرا ہے، اور یہاں کوئی خدا نہیں بلکہ صرف ایک خدا ہے، اور اگر وہ اُس کے آرزومند ہیں جو وہ کہتے ہیں، تو ناقابل تکلیف سزا یا تادیب اُن پر نازل ہوگی جو یقین نہیں کرتے۔'' (سورۃ 5: 73)۔

بائبل ایمانداری کی جگہ مسیح کی صلیب پر قُربانی والی موت کی تعلیم دیتی ہے، ''جس میں ہم اُس کے خون، گناہوں کی معافی، اُس کے بے انتہا فضل کے مطابق اُس کے وسیلہ ہم کفارہ رکھتے ہیں۔'' (افسیوں 1: 7)۔ اسلام پُرجوش طریقے سے یسوع مسیح کے مصلوب کیے جانے کو رد کرتا ہے۔ تاہم قرآن بیان کرتا

ہے، اور اُن کا کہنا یہ ہے یقیناً ہم نے مسیحا عیسٰی ابن مریم، اللہ کے رسول کو مارا، اور اُنہوں نے اُسے نہیں مارا نہ اُنہوں نے اسے مصلوب کیا، بلکہ یہ اُن پر ظاہر ہوا اور خاص کر اُن کے لیے جنہیں اس بارے میں شک تھا، اُنہیں اس کے احترام کا علم نہ تھا، بلکہ صرف اس کی قسم کھائی، اور یقین اُنہوں نے اُسے نہیں مارا۔ (سورۃ 4: 157)۔

بائبل منادی کرتی ہے کہ یسوع مسیح الٰہی کے طور پر، الٰہی جلال کی راستبازی ہے، اور خدا کی صورت کو بیان کرتا ہے۔ قرآن میں یسوع مسیح کو اللہ کے رسول کے طور پر بے قدر کیا جاتا ہے۔ تاہم، قرآن بیان کرتا ہے کہ ''اے اہلِ کتاب، اپنے مذہب کی بنیادوں کو پار نہ کرو، اللہ کے خلاف (جھوٹ) بات نہ کرو، بلکہ سچائی کی بات کرو، کہ مسیحا، ابنِ مریم صر اللہ کے رسول ہیں'' (سورۃ 4۔ 171)۔

سرکاری وٹیکن نیٹ ورک، ''پوپ فرانسس مسلمانوں کے لیے: ہمیں مشترکہ مسائل کا سامنا کرنا ہے،'' 26 مئی 2014،

www.news.va/en/news/pope-francis-to-muslims-we-must-confront-common-ch.

جب تک، ورنہ نوٹ کیجیے۔ تمام حوالہ جات جو قرآن سے لیے گئے ہیں وہ اس سائٹ سے ہیں:

http://www.hti.umich.edu/k/koran/.

''تل وائی پہنچنے پر پوپ کا اسرائیلی اختیار والوں سے خطاب، 25 مئی 2014۔

http://www.zenit.org/en/articles/pope-s-address-to-israeli-authorities-on-arrival-in-tel-aviv.

بہر حال، یسوع مسیح نے کہا، ''اس سے پیشتر کہ ابرہام ہوا، میں ہوں'' (یوحنا 8: 58)۔ ''میں اور باپ ایک ہیں'' (یوحنا 10: 30)۔ ''اس لیے میں نے تُم سے یہ کہا کہ اپنے گناہوں میں مرو گے کیونکہ اگر تُم ایمان نہ لاو گے کہ میں وہی ہوں تو اپنے گناہوں میں مرو گے۔'' (یوحنا 8: 24)۔

مذہب جو مسیح کی الٰہیات کو رد کرتا ہے وہ نا قابلِ مصالحت طور پر بائبل کے خلاف اور مسیحیت کے خلاف ہے اور اُمید کے بغیر اپنی پیروی کو چھوڑتا ہے، وہ اپنے گناہوں میں مردہ ہے۔ یہ ایک نا معقول کفر ہے جسے پوپ فرانسس نے مسلمانوں کو ''بھائی بہنوں'' کے طور پر قبول کرنے سے کیا، جو اس مفہوم کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ بائبل کا قادرِ مطلق خدا ویسا ہی ہے جیسے اسلام کا بے دین خدا (دیوتا) ہے۔ تاہم، فرانسس کا خداوند خدا کے سامنے یروشلیم کے بڑے مفتی اور اسلام کے لیے احترام و تعظیم کو دکھانا مسیح کی شخصیت اور کام سے انکار کرنا ہے، اور اس کے ساتھ انجیل سے بھی۔ اس کے باوجود، میڈیا نے خبر دی کہ 8 جون 2014 پر، ''تاریخ میں پہلی مرتبہ وٹیکن سے اسلامی دعائیں اور قرآن کی تلاوتوں کو سُنا گیا۔'' یہ پوپ فرانسس کے بیان کردہ دعوت نامے کے موقع پر ہوا۔

بالا خانہ میں پوپ فرانسس کا پاک ماس کے دوران خطاب جو بائبلی سچائی کا انکار کرتا ہے

پاپائے اعظم آخری کھانے کی منسوبی پر مسیح کی قُربانی کے اجراء کے طور پر رومی ماس ماس (دعا) کو پیش کرتا ہے۔ فرانسس کی کارکردگی بھرپور طور پر مسیح پُر خم الفاظ کے ساتھ بے خطا تھا:

بالا خانہ ہمیں یوخرست کے وسیلہ، قُربانی کی یاد دلاتا ہے۔ ہر یوخرست منائے جانے میں یسوع اپنے آپ کو باپ کے سامنے پیش کرتا ہے، تاکہ ہم بھی اُس کے ساتھ متحد ہو سکیں، وہ ہماری زندگیاں، ہمارے کام، اور ہمارے دُکھ خدا کو نذر کرتا ہے۔۔۔ روحانی قُربانی کے طور پر ہر چیز پیش کرتا ہے۔

مسیح کی ایک نظر، باپ کی مرضی سے، ایک تھی، جس نے کبھی تاریخی واقعہ کو نہ دہرایا۔ الٰہی کاملیت کو اس حقیقت میں دیکھا گیا ہے کہ یہ ایک قابلِ قبول قُربانی تھی، جسے ایک بار پیش کیا گیا (دیکھیے عبرانیوں 10: 12۔ 14)۔ صرف کلوری پر، خدا کے بیٹے کے کام اور شخصیت میں، ہم دیکھتے ہیں کہ

شفقت اور سلامتی باہم مل گئی ہیں صداقت اور سلامتی نے ایک دوسرے کا بوسہ لیا ہے'' (زبور 85: 10)۔

جارڈن سچل، ''اتوار کے روز، تاریخ میں پہلی بار ویٹیکن سے اسلامی دعاوں اور قرآن کی تلاوتوں کو سنا گیا۔ 9 جون 2014

http://www.breitbart.com

/Big-Peace/2014/06/08/Islamic-Prayers-Heard-at-Vatican-For-First-Time-as-Pope-Hosts-Israeli-Palestinian-Leaders-For-Interfaith-Prayer

''پوپ فرانسیس، بالاخانہ میں ماس (نماز) پر واعظ، 26 مئی 2014،

http://www.zenit.org/en/articles/pope-francis-homily-at-mass-in-the-upper-room.

صرف اُن کے لیے کو کفارے کے لیے خدا کے کام پر بھروسہ رکھتے ہیں سچ ہے کہ ''صداقت کا انجام صلح ہوگا اور صداقت کا پھل ابدی آرام واطمینان ہوگا '' (یسعیاہ 32: 17، موازنہ کیجیے رومیوں 10: 4، 1 کرنتھیوں 1: 30، 2 کرنتھیوں 5: 21، اور فلپیوں 3: 9)۔ یہ سکھانے کے لیے کہ رومی ماس ایک نذر کا خدا کی مرضی اور مقصد کے لیے دہراؤ ہے۔ خداوند یسوع مسیح کی شان وشوکت، طاقت اور مکمل کاملیت کو اس ایک اطمینان، ایک نذر کی گئی، قربانی میں دیکھا جا سکتا ہے جو کہ الٰہی انصاف کے لیے ہے۔ مسیح کی قربانی کی بلا شرکتِ غیر سربلندی کی سچائی جو اس ایک لفظ ''ایک بار'' میں واضح کیا گیا ہے۔ مثال کے طور پر، کلام سکھاتا ہے'' کیونکہ جو موا گناہ کے اعتبار سے ایک بار موا مگر اب جو جیتا ہے تو خدا کے اعتبار سے جیتا رہے گا'' (رومیوں 6: 10)۔ اور ''اُسی طرح مسیح بھی ایک بار بہت سے لوگوں کے گناہ اُٹھانے کے لیے قربان ہو کر دوسری بار بغیر گناہ کے نجات کے لیے اُنکو دکھائی دیا جو اس کی راہ دیکھتے ہیں'' (عبرانیوں 9: 28، موازنہ کیجیے 10: 15)۔ تاہم، پوپ کہتا ہے، ''ہم بھی اُس کے ساتھ اپنی زندگیوں کو، اپنے کاموں کو، اپنی خوشیوں کو اور دُکھوں کو نذر کرتے ہوئے اُس کے ساتھ اکٹھے ہو سکتے ہیں، اُس ہر چیز کو بھی پیش کرتے ہوئے جو روحانی قربانی کے طور پر ہے۔ اُس کا یہ بیان دکھاتا ہے کہ کہ اُس کی نظروں میں خدا کا خوف نہیں ہے۔ یسوع مسیح اکیلا ہی اپنے آپ کو نذر کرنے کے قابل تھا۔ صرف وہی اکیلا سراسر بے مثال تھا جو اس کے اہل تھا جیسے کہ روح القدس سکھاتا ہے، ''چنانچہ ایسا ہی سردار کاہن ہمارے لائق بھی تھا جو پاک اور بے ریا اور بیداغ ہو اور گناہگاروں سے جُدا اور آسمانوں سے بُلند کیا گیا ہو'' (عبرانیوں 7: 26)۔ نتیجے کے طور پر، فرانسیس کے لیے قربانی کی تدوین کرنا وہی ہے جسے ماس کہا گیا ہے، جس میں لوگوں کو بھی نصیحت کی جاتی ہے کہ وہ اپنے آپ کی نذر کریں، یہ سراسر کفر ہے! خداوند یسوع مسیح کی کلوری پر صلیبی موت واحد تھی، جو سب اوقات کے لیے ایک بار تھی، جو کہ خداوند خدا کا کفارے کا عمل تھا۔ تاہم، فرانسیس کہتا ہے کہ'' ہر یوخرست منانے میں یسوع ہمارے کے لیے اپنے آپ کو باپ کو پیش کرتا ہے'' نا صرف خدا کی مرضی اور مقصد کا انکار کرتے بلکہ بے مثال، کامل، بیداغ خدا کے برہ کے طور مسیح میں راستبازی اور پاکیزگی کے الٰہی معیار کو بھی خالی کرتا ہے (دیکھیے یوحنا 1: 29، 36، موازنہ کیجیے 1 پطرس 1: 18-20)۔ خداوند کے معرفت کے الفاظ اب فرانسیس اور اُس کے بالاخانہ کے تماشا گاہ پر لاگو ہوتے ہیں، ''اِسی طرح ظاہر میں تُم بھی لوگوں کو راستباز دکھائی دیتے ہو مگر باطن میں ریاکاری اور بے دینی سے بھرے ہو'' (متی 23: 28)۔

نا ہی پوپ فرانسیس نا ہی آرتھوڈکس بزرگ بارتھولومیو انجیل پر ایمان رکھتے ہیں

واپس ویٹیکن لوٹنے پر، فرانسیس مسیحیوں کے طور پر اپنے رومن چرچ سے ''مسیحی رستے کے ساتھ'' کی بات کر چکا ہے۔ اُس کے اصل الفاظ یہ ہیں، عزیز بھائیو اور بہنوں: ان دنوں میرے پاک سرزمین کے لیے رسولی سفر میں یہ میرے اور ساری کلیسیا کے لیے بڑا فضل تھا۔ یہ پوپ پال چھٹے اور ایکومینل بزرگ آتھنگوراس کی مُلاقات کے پندھوویں سالگرہ کی یادگاری تھی، جس نے مسیحی اتحاد کے رستے کے ساتھ مائل ستون کی نشاندہی کی

۔بزرگ بارتھولومیو اور میں نے زندہ خداوند کی قبر کے سامنے بھائیوں کے طور پر اکٹھے دعا کی اور ہم نے کلیسیاوں کے درمیان مکمل شراکت کے لیے کام کرنے کے عہد کی تجدید کی۔

یروشلیم میں، فرانسیس نے ان الفاظ کے ساتھ اپنے خطاب کو شروع کیا: ''اس بیسکلا میں، جس میں تمام مسیحی عمیق توقیر کے ساتھ احترام کرتے ہیں، مسیح میں میرے عزیز بھائی کے ساتھ اس زیارت میں، اُس مسیح کی پاکیزگی بارتھولومیوز کے لیے ہے، جواب اپنے عروج پر پہنچ چکی ہے۔'' فرانسیس کا تصور پیش ازوقوع ادراک یہ ہے کہ دونوں وہ اور آرتھوڈکس بزرگ مسیحی ہیں۔ یہ سراسر جھوٹ ہے۔ یہ مکمل طور پر دونوں معاملات میں غلط ہے۔ آرتھوڈکس چرچ کے معاملے میں، یہ واضح طور پر نجات کے اُس کلام سے فرق تعلیمات دیتی ہے جو خدا کا کلام سکھاتا ہے۔ بڑا اعلاق جس میں مشرقی آرتھوڈکسی فرق پیدا کرتی ہے بنیادی طور پر کلام کی تعلیم سے فرق ہے۔ یہاں اس مضمون پر آرتھوڈکس تعلیم کی دو مثالیں ہیں:

راستبازی ایک بار اور سب کے لیے نہیں دی گئی ہے، نا ہی یہ ابدی نجات کی ضمانت ہے، بلکہ اس کا انحصار اس پر ہے کہ کتنا زیادہ ایک انسان راستباز زندگی بسر کرے گا یا گناہ آلود۔ یہاں قانونی طور پر ایسی کوئی چیز وجود نہیں رکھتی جو فوری طور پر گناہ آلود شخصیت کو راستبازی میں تبدیل کرتی ہے۔

اسی لیے، اس پر کوئی حیرانی نہیں کہ راستبازی پر آرتھوڈکس کی تعلیم اپنا کم کردار ادا کرتی ہے۔ دمشق کے جان کی جانب سے مذہب پر پیش کی جانے والی عام فہم آرتھوڈس تعلیم بالکل راستبازی کے تصور کا ذکر نہیں کرتی۔

اس کے مقابلے میں، پاک کلام میں بہت سے اقتباسات سچے ایمانداروں کو بیان کرتے ہیں، جس کا انحصار مسیح میں صرف ایمان کے وسیلہ حاصل کرنے پر ہے، جو جانتے ہیں کہ وہ عزیز اور درست طور پر مسیح میں خدا باپ کے وسیلہ قبول کیے گئے ہیں کیونکہ وہی ایک ہے جسے وہ اکیلا انجام دیتا ہے (دیکھیے افسیوں 6:1، موازنہ کیجیے رومیوں 1:17، گلتیوں 3:11 اور عبرانیوں 10:38)۔ مثالیں شامل ہیں: ''میں تُم سے سچ کہتا ہوں کہ جو میرا کلام سُنتا اور میرے بھیجنے والے کا یقین کرتا ہے ہمیشہ کی زندگی اُس کی ہے۔۔۔ اور میں اُنہیں ہمیشہ کی زندگی بخشتا ہوں اور وہ ابد تک کبھی ہلاک نہ ہونگی اور کوئی اُنہیں میرے ہاتھ سے چھین نہ لے گا'' (یوحنا 5:24، 10:28)۔

''پوپ فرانسیس عام سامعین سینٹ پطرس سکیور، بروز بدھ، 28 مئی 2014،

"http://w2.vatican.va/content/ francesco/en/audiences/2014/documents/papa-francesco_20140528_udienza-generale.html

''بزرگ بارتھولومیو کے ساتھ دعائیہ عبادت پر فرانسیس کا خطاب، 25 مئی 2014،

http://www.zenit.org/en/articles/francis-address-at-prayer-service-with-patriarch-bartholomew.

آرتھوڈکس مسیحی کیا ایمان رکھتے ہیں؟ (لیمب پبلشنگ آف دی لیجیل آرتھوڈکسی لائبریری، 1996)، 9۔

ارنسٹ بز، مشرقی کلیسیا کا روح اور زندگی (سرجوو، بوسنیا، سوٹوسٹ پریس، 1991)، 48۔

ان واضح الفاظ کے باوجود مکمل سچائی کو ان دونوں آدمیوں کے لیے جاننا ضروری تھا، فرانسیس نے بزرگ بارتھیولومیو کی بھائی کے طور پر تعریف کی، جو کسی طرح شاید ہو بھی۔ لیکن اُن کے الفاظ اور اُن کے مقامات سے، اُن میں سے ہر ایک بیان کرتا ہے کہ وہ مسیح میں نہیں ہے۔

پوپ نے اپنی ملاقات کے نتیجہ میں دعا کے وسیلہ مریم (میری) کا شکریہ ادا کیا۔

ایک رومی ویب سائٹ نے مریم سے کی جانے والی فرانسیس کی دعا کو پیش کیا:

پوپ فرانسیس نے مقدسہ مریم مجروں سے برسیکلا کی ذاتی ملاقات پر منگل کی صبح اس مقدس سرزمین میں اپنی رسولی ملاقات کے مثبت ماحصل کے لیے ہماری خاتون مریم کا شکریہ ادا کیا۔۔۔ ویٹیکن ریڈیو خبر دیتا ہے کہ کارڈینل ابریل وائے کیسٹیلو، جو برسیکلا کا آرچ کاہن تھا اُس نے کہا کہ پوپ فرانسیس ہماری خاتون کے لیے پھولوں کے گلدستے کے ساتھ تقریباً صبح 11 بجے پہنچے تاکہ اپنے سفر کے بہتر نتیجہ کے لیے اُس کا شکریہ ادا کرے اپنی اس زیارت سے پھلوں کا نذرانہ پیش کیا۔

کلام سکھاتا ہے کہ ایماندار دعا میں یسوع مسیح کو سربلند کرتے ہیں۔تاہم، مریم، تمام بابرکت ایمانداروں کی مانند جو ہم سے پہلے گزر چکے ہیں، اُسے بالکل مخاطب نہیں کیا گیا، جسے دعا میں سربلندی بخشی گئی۔دعا اپنے جوہر میں عبادت کا ایک عمل ہے جو خدا کی افضل سربلندی کی پہچان کرتے ہوئے جھکنا ہے۔"میری طرف متوجہ ہو اورنجات پاو کیونکہ میں خدا ہوں اور میرے سوا کوئی نہیں" (یسعیاہ 45: 21، 22 موازنہ کیجیے زبور 32: 6، 69: 13، میکاہ 7: 7 اور یوحنا 3: 13)۔جیسے کلام بیان کرتا ہے،"تُو خداوند اپنے خدا کو سجدہ کر اور صرف اُسی کی عبادت کرو" (متی 4: 10)، یسوع مسیح میں خداوند خدا ہی اکیلا دعا میں سربلندی کے قابل ہے۔نتیجہ کے طور پر، وہ اکیلا کی راست طور پر ہماری تعریف کے قائل ہے۔"اے ہمارے خداوند اور خدا تُو ہی تمجید اورعزت اور قدرت کے لائق ہے کیونکہ تُو نے سب چیزیں پیدا کیں" (مکاشفہ 4: 11)۔سب کچھ اُس کا ہے اور اُس کے لیے ہے (دیکھیے رومیوں 11: 36)۔فرانسیس نے اپنے اہم معاملے میں خداوند خدا کی فرمانبرداری نہیں کی، اس کی بجائے اُس نے دعا میں مریم کو سرفراز کیا۔کلام میں یہ سوال پوچھا گیا،"تو تُم کہو کیا لوگوں کو مناسب نہیں کہ اپنے خدا کے طالب ہو؟ کیا زندوں کی بابت مردوں سے سوال کریں؟شریعت اور شہادت پر نظر کرو: اگر وہ اس کلام کے مطابق نہ بولیں تو اُن کے لیے صبح نہ ہوگی۔" (یسعیاہ 8: 19، 20)۔تاہم، خداوند کا فیصلہ جو اُس کے کلام کے مطابق ہے فرانسیس کے لیے سچ ہے کیونکہ "اُس میں روشنی نہیں" فرانسیس کی "مقدسہ مریم کا شکریہ ادا کرنے کے لیے اُس کی دعا" اُس میں روحانی تاریکی کی گہرائی تھی۔ اسرائیل میں اپنے دورے کے بعد، پوپ نے خداوند سے دعا کرنے کی بجائے مریم سے دعا کرنے کی جھوٹی رومی روایت کا انتخاب کیا۔

"مقدس سرزمین کی زیارت کے لیے پوپ کی روم میں برسیکلا میں مقدسہ مریم کا شکریہ ادا کرنے کے لیے وزٹ" 27 مئی 2014،

http://www.zenit.org/en/

articles/pope-visits-rome-basilica-to-thank-our-lady-for-holy-land-pilgrimage.

نتیجہ:۔

پوپ کی مقدس زمین کی زیارت اور اس کے نتائج دوبارہ فرانسیس کی ریاکارانہ شخصیت کو دکھاتے ہیں۔وہ اس کی بار بار پہچان کراتا ہے کہ وہ اپنے اسرائیلی اور فلسطینی ملاقات کرنے والوں کے درمیان سیاسی طور پر درمیان میں پڑنے کی کوشش نہیں کر رہا ہے۔بلکہ، کردار جسے وہ اپنی منشا کے طور پر ادا کرنے کی کوشش کر رہا ہے وہ روحانی ثالث کے طور پر ہے۔بہت سے معاملات ذہن میں آتے ہیں۔پہلا، پوپ دونوں، رومن کیتھولک چرچ اور سول اسٹیٹ، کے لیے مرتد مذہبی نظام کو پیش کرتا ہے۔اس کی حکمرانی کی ساخت مکمل طور پر مستند اور کامل ہے۔دوسرے، اُس نے دو ریاستی سربراہوں، پیرس اور اباس کو دعوت دی ، اُس کے ذاتی کمرے میں اُن کی ملاقات واضح طور پر سیاسی اور زمانہ شناس عمل تھا۔یہ آدمی اپنے مذاہب میں اپنے کرداروں کی وجہ سے پہچانے نہیں جاتے تھے، بلکہ دونوں سول سیاسی کام کرنے والے ہیں۔ دوتہ کور کو استعمال کیا گیا۔پہلا، آرتھوڈکس بزرگ بارتھولومیو دعوت کے قابل تھا اور دوسرا، یہ اکٹھ ایک دعائیہ میٹنگ تھی۔ یہ یاد رکھنا ضروری ہے کہ پاپائے اعظم کو صدیوں سے اس کے بلندوبالا ہونے، یا روحانی ہونے کو رکھتا تھا جس میں سول

اسٹیٹ کے سربراہ شامل تھے، جو زمینی تھے۔ فرانسیس مکمل طور پر اس پر یقین رکھتا تھا اور اسے سادہ طرح عمل میں لایا جس کا اُسے صلہ ملا وہ رومن نظام کے بارے سچ تھا۔ اسی لیے، ان ''کم تر سربراہوں سے اُن کے اپنے ممالک میں ملاقات کے لیے جانے میں، اُس نے عوامی طور پر اُنہیں اپنے گھر روم میں دعائیہ میٹنگ کے لیے اکٹھے ہونے کا کہا۔ جیسے پوپ کے لیے توقع کی جاتی تھی، منشا کے طور پر مذہب کو باقیوں کے سامنے رکھتے ہوئے۔

ایک نئی رسم جو درحقیقت باہمی تعلق کی استدعا ہے جسے روم نے اپنی دوسری ویٹیکن کونسل میں 1962 ۔1965 میں اپنایا۔ اُن بڑی تبدیلیوں میں ایک اس کونسل میں رونما ہوئی اور یہ جھوٹی ایکومنشن پروگرام کی ابتدا تھی۔ اِس کا حل یہ تھا کہ تمام دیگر ''مسیحی'' اداراتی عقائد اور اُن کے اراکین اب پاپائی روم کے زیر سایہ مکمل شراکت کے لیے واپس لائے جاتے ہیں۔ ویٹیکن کونسل دوم سے پہلے، رومن کیتھولک کو بشارتی بدعتی کہا جاتا تھا۔ ویٹیکن کونسل دوم سی لیکر بعد تک، اُنہیں ''الگ بھائی'' کہا گیا، آہستہ آہستہ واپس رومن کیتھولک تہہ میں وہ پسند کرنے والے بنے۔

ویٹیکن کونسل دوم دستاویز نمبر 32، ''ایکومنازم پر فرمان'' حصہ 3، ''۔۔۔ آہستہ آہستہ، کامل متبرک شراکت کے لیے مزاحمت کے طور پر غالب آنا، جہاں تمام مسیحی اکٹھے ہوئے، جس وہ مشترکہ یوخرست کو مناتے ہیں، جو ایک اور محض ترچ کے اتحار کے لیے کرتے ہیں۔۔ یہ اتحاد، ہمارا یقین ہے، کیتھولک ترچ میں کسی چیز کی مانند جسے وہ کبھی کھو نہیں سکتی وجود قائم رکھتی ہے۔۔۔۔''

مزید بر اں، گزشتہ ویٹیین کونسل دوم میں رومن کیتھولکس کو اس کی پہچان کرتے ہوئے سکھایا گیا کہ وہ کیتھولک نہیں ہیں، جسے اُنہوں نے ماضی میں کیا تھا، بلکہ اس کی بجائے، ''مسیحی'' کے طور پر، متفرق طور پر تبدیل ہیں۔ تاہم، ویٹیین کونسل دوم تک، پاپائے روم اس کے مسیحی کلیسیا کے طور پر پہچان کرتے ہوئے انتھک محنت کرتا رہا۔ تمام دوسرے، خاص کر مبشرین، ''الگ بھائیوں'' کے طور پر کم ہمت رہے، اور اُنہوں نے صرف تحقیق شُدی مسیحیوں کے طور پر مادری کلیسیا کے ساتھ شراکت میں ہوتے ہوئے اس کی پہچان کو حاصل کیا۔ پاپائے روم اُس وقت کے لیے کام کر رہا ہے جب اُسے مسیحیت کے سربراہ اپسو فیکٹو کے طور پر قبول کیا گیا۔

یہ پالیسی موزوں طور پر تمام مسیحیت پر وسیع استصواب رکھتی ہے۔ ہم زمانی کے طور پر، پاپائی نظام ایک دوسری سرزمین، مسلمانوں اور یہودیوں کو رکھتا تھا۔ ویٹیکن چاہتا تھا کہ وہ دُنیا کے سربراہ کے ساتھ مذہبی اتحاد کو انجام دینے کے لیے بیٹھے۔ شدید عیاری، لیکن اہم غیر ضمانتی دعوٰی جو اس سربراہی کے لیے اُسے دنیا کے سامنے رکھا گیا دونوں ''امن کی بحالی'' کے لیے مئی کی ملاقات جو اُس نے مشرق وسطٰی میں کی اور پیرس اور ابا س کے ساتھ 8 جون 2014 میں ہونے والی ملاقات کے ساتھ۔ یہ بہت چالاکی تھی کہ پوپ کے روم کو چار مختلف مذاہب کے لیے ملاقات کی جگہ کے طور پر انتخاب کیا گیا۔ ایسے ہی، ایسا کہا جا سکتا تھا کہ یہ ایک ذاتی گھر تھا جس میں سب کو سلامتی کی دعا کرنے کے لیے کہا گیا، اکٹھے نہیں، لیکن ایک ہی جگہ پر۔ ہر نمائندہ اپنے خدا (دیوتا) سے ایک دوسرا متبرک ہونے کے بغیر دعا کر سکتا تھا۔ لہذا یہ چار مذاہب کے درمیان باہمی سلماتی کی تلاش کے لیے ڈرامائی نمائش (آرتھوڈکس، رومن کیتھولک، یہودیت، اور مسلمان) جو پاپائی کفالت کے زیر سایہ تھی، اُسے نمونہ بنایا گیا۔ پوپ نے فراخدلی سے اُن کی مہمان نوانی کے لیے قدم اُٹھایا اُن کی مدد کی۔ تمسخرانہ عاجزی کا استعمال، جو زمانہ شناس حسد کو بیان کرتا ہے، نمائشی مہمان نوازی، اور یچ کا حکم نامہ فرانسیس کے مقام کے لیے حوصلہ افزائی کرتا ہے جو کہ ایک باعزت چیئرمین کے طور پر تھا جس نے سلامتی کے لیے باہمی تعلقات کے لیے کوشش کی۔ مچھلی بلاشبہ چارہ دکھا کر بُلایا گیا، اُسے ہُک (سرے پر) چڑھایا گیا اور اُس کی ڈور کے ساتھ وزن باندھا گیا۔ تاہم مسیح کی الٰہیت کو اُس کی کلیسیا پر روحانی ثالث کے طور پر استحقاق بخشا گیا، یہ پوپ ویٹیکن کے لیے بڑے زمانہ شناس سیاست کو حاصل کر رہا ہے۔

فرانسیس پہلا اور ہمیشہ ریا کار شخص ہے، اُس کا ذہن کو خاص طور پر ان اصطلاحات کے ساتھ سوچنے کے لیے تشکیل دیا گیا۔ کیونکہ قریباً پانچ سو سال

ہوئے، ریاکار رومن کیتھولک کلیسیا کی تجدیدِ نو کے لیے تحرک کی راہنمائی کر رہے ہیں تاکہ اس کی چھٹی صدی کی بحالی سے لطف اُٹھایا جائے۔

دیکھیے رچرڈ بینٹ، ''پوپ فرانسیس کی شناخت کے لیے کنجی: روحانی مشقوں کے لیے رکایاری کا ماسٹر،''
www.bereanbeacon.
org/articles/on-catholicism/master-of-the-jesuit-spiritual-exercises.html.

سپاہیوں کے چیدہ گروہ کے طور پر یہ پاپائے اعظم سے لیے مکمل وفاداری تھی، ریاکار بادشاہوں، حکمرانیوں اور ملک میں اہم خاندانوں کے لیے سکھانے اور تعلیم دینے والے بنے۔ تاہم، اُنہوں نے ملکی طاقت کے مقامات تک رسائی حاصل کی اور آخر تک اثر انداز ہوئے تاکہ قومیں جو کہ پاک رومی سلطنت کا حصہ تھیں وہ رومن کیتھولک تعلیمات اور قانون کے ماتحت ہو سکیں۔ یہاں تک کہ جدید جمہوریتوں میں، ریاکار (جیسوٹ) نے ایک بار پھر اپنے آپ کو سیاسیات، میڈیا اور ملکی ایجنسیوں کو گرم کرنے کے لیے کام شروع کیا۔ وہ ہمیشہ سب سے پہلے کام کرتے، اور یہ رومن سٹیٹ چرچ کی دلچسپیوں کے لیے تھا۔ اگر فرانسیس جسوئیٹ دُنیا کے لیے سلامتی کی تربیت کرنے والا بن چکا ہے، تو ہمیں یقین ہے کہ ویٹیکن ہی ان ٹکڑوں کی قیمت کا تعین کرے گا۔

لیکن یہاں صرف ایک سلامتی قائم کرنے والا، خداوند یسوع مسیح ہے۔ سچے ایماندار یسوع مسیح کو ہی صرف ثالث کے طور پر دیکھتے ہیں'' کیونکہ یہاں خدا اور آدمیوں کے درمیان ایک ہی خدا اور ایک ہی ثالث ہے، یسوع مسیح'' (2 تیمتھیس 5:2)۔ انجیل کی چمک یہ ہے کہ ایمانداروں کے دل مسیح پر، زندگی کے سرچشمہ پر ہیں، جہاں وہ زیادہ سے زیادہ شادمانی کے دریاؤں کے لیے سوچتا ہے جو اُس کے دہنے ہاتھ ہیں۔ ابدی زندگی کو صرف یسوع مسیح میں پایا جاتا ہے اور یہ اُس کی کامل زندگی اور قُربانی کے وسیلہ سے ہے۔ ''لیکن ہم سب، کھلے منہ کے ساتھ خدا کے جلال کے پیالے کو رکھتے ہیں، جو وہی جلال سے جلال کی صورت میں تبدیل ہوا، یہاں تک کہ خداوند کے روح کے طور پر'' (2 کرنتھیوں 18:2)۔ یہ حقیقی مرکزِ نگاہ ہے، کیونکہ ایماندار مستقل طور پر زندگی کے لیے مستقل طور پر خداوند یسوع مسیح پر دیکھنے کو سیکھتا ہے۔ یہ مکمل طور پر کتنا مشکل ہے اُس مقصد اور منزل کے لیے جسے فرانسیس اور پاپائی روم لوگوں کے لیے پکڑے ہوئے ہیں۔ روم اپنے لوگوں کی ہدایت کرتا ہے، اور بنی نوع انسان کی، کہ وہ مادی ساکرامنٹس کو دیکھیں اور اُن کی حکمران میکانیت کو اپنے ساکرامنٹس کو اُٹھائے ہوئے ہے۔ بائبلی انجیل مادی نشانات پر غور کرنے میں مبتلا نہیں ہوتی۔ اس کی بجائے، ایماندار کو بائبلی داخلے کی پیروی کرتے ہوئے، ''ایمان کے بانی اور کامل کرنے والے یسوع کو تکتے رہیں جس نے اُس خوشی کے لیے جو اُس کی نظروں کے سامنے تھی شرمندگی کی پرواہ نہ کر کے صلیب کا دُکھ سہا اور خدا کے تخت کے دہنی طرف جا بیٹھا'' (عبرانیوں 2:12)۔ وہ اُن کے ایمان کا مصنف اور ختم کرنے والا ہے، یہ ابتدا اور انتہا ہے۔ ''یسوع کو تکتے رہنا'' کسی کو اپنے دل و دماغ میں رکھنا ہے۔

پاک رومن سلطنت میں، اگر بادشاہ یا شہزادہ پاپائی تقاضوں کے سامنے نہیں جھکا تو پوپ معانعت کو جاری کر سکتا ہے، جو اُس قسم کے لوگوں کو اُن کی قسموں وعدوں سے آزاد کر سکتا ہے۔ جب ایک ملک کو منع کیا گیا تو عوام عبادت کرنے سے باز آئیں، کلیسیائیں بند ہو گئیں، نجات کے لیے ضروری ساکرامنٹس کا خیال کیا گیا، جو مزید عمل میں نہ لائے گئے۔ پس لوگوں کو ملکی طاقت کے خلاف اُٹھ کھڑے ہونا تھا، جیسے انگلینڈ میں بادشاہ جان دوم کے ساتھ ہوا۔ یہ سوچنا مشکل ہے کہ جدید پاپائی سازش کو خواہاں طور پر اس پُرانے بلکہ ثابت شُدہ جوڑ توڑ کو ایک طرف رکھنا تھا۔

اُس کے فضل میں، وہ سارے جلال کا چشمہ ہے اور ہر ایماندار کی تمام ضرورتوں کو پورا کرتا ہے۔ ایماندار کی زندگی مسیح سے آتی ہے، اور اُس کی ہدایت پر عمل

کرتی ہے ۔وہ اِس کا بنیادی اصول ہے اور اِس کا حتمی اختتام ۔ سچی زندگی یہ ہے جو مسیح کے ساتھ شخصی، گہری شراکت کے ساتھ بسر ہو، کیسے پولس رسول نے بیان کیا،" "کیونکہ میرے لیے زندہ رہنا مسیح ہے"اِس کا مطلب یہ کہ، شخص کے طور پر پاک خدا کی طرف سے واجب ٹھہرنا، اُسے خداوند یسوع مسیح کے ساتھ چلنا ہے، اپنا بھار اُس پر ڈالنا ہے اور اُس سے سیکھنا ہے، اِس طرح وہ اُس کے لکھے ہوئے کلام سے پیتا ہے اور اُس کی پیروی کرنا شروع کرتا ہے جو کلام کہتا ہے بجائے اپنی بنائی ہوئی راہوں کے۔ فضل کی کثرت گناہ کی برائیوں پر فتح پاتی ہے۔ ایک بار جب ایمان رکھنے والا گناہگار پاک خدا کے سامنے یسوع مسیح کو اپنی ضمانت کے طور پر قبول کرتا ہے، وہ اپنے آپ کو نا صرف اپنے گناہوں سے آزادی کو پاتا ہے، بلکہ زندگی کی حکمرانی بناتا ہے ۔" کیونکہ جب ایک شخص کے گناہ کے سبب سے موت نے اُس ایک کے ذریعہ سے بادشاہی کی تو جو لوگ فضل اور راستبازی کی بخشش فراط سے حاصل کرتے ہیں وہ ایک شخص یعنی یسوع مسیح کے وسیلہ سے ہمیشہ کی زندگی میں ضرور ہی بادشاہی کریں گے۔"(رومیوں 5: 17)وہ جو مسیح سے بکثرت فضل کو حاصل کرتے ہیں وہ نا صرف موت کی حکومت سے چھڑائے جاتے ہیں، وہ مسیح کے ساتھ رہتے اور بادشاہی کرتے ہیں جب وہ روح القدس کے وسیلہ اُس کے کلام کے ذریعہ پاک قرار دئے جاتے ہیں، اور مسلسل اُس کی شراکت میں رہتے ہیں۔ اُس کے ساتھ وہ اُس دُنیا میں جو کبھی ختم نہیں ہوتی رہیں گے اور حکومت بھی کریں گے۔ یسو مسیح کے وسیلہ، فضل آزادی، طاقت اور فیاضی کے ساتھ حکمرانی کرتا ہے!" اُس کا جلیل نام ہمیشہ کے لیے مبارک ہو، اور ساری زمین اُس کے جلال سے معمور ہو۔ آمین ثم آمین۔"(زبور 72:19)۔

رچرڈ بینٹ کی مفت ویڈیوز دیکھنے کے لیے اور دوسروں تک پہنچانے کے لیے آسانی کے ساتھ یہاں سے حاصل کیجیے:

http://www.bereanbeacon.org/dvd.php